372

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ | ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | ۵ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۵ جون ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۳۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ جون ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

بعد نماز عشاء حضور نے مقدمہ قبرستان کی اپیل کے فیصلہ کے متعلق جو کل بروز سوموار سنایا جانے والا ہے ایک مختصر سی تقریر میں بعض نصائح فرمائیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے سید احمد علی صاحب ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور ۔ اور نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو فتح پور ۔ عالم گڑھ اور شادیوال ضلع گجرات بھیجا گیا ہے ؛؛

۱۲ جون مولوی ظہور حسین صاحب نے نصرت گرلز سکول کی طالبات کے سامنے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی ؛؛

افسوس مسماۃ جیو بیوہ میاں عمر الدین صاحب مرحوم متوطن سیکھواں متصل قادیان بعمر ۵۰ سال آج فوت ہوگئیں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں ۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بدنظری سے بچو

"قرآن کریم کی تعلیمیں تقوےٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ۔ ان کی طرف کان دھرو ۔ اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ ۔ قرآن شریف انجیل کی طرح تمہیں صرف یہ نہیں کہتا ۔ کہ نامحرم عورتوں یا ایسوں کو جو عورتوں کی طرح محل شہوت ہو سکتے ہیں شہوت کی نظر سے مت دیکھو ۔ بلکہ اس کی کامل تعلیم کا یہ منشا ہے ۔ کہ تو بغیر ضرورت نامحرم کی طرف نظر مت اٹھا ۔ نہ شہوت سے ۔ اور نہ بغیر شہوت ۔ بلکہ چاہیئے کہ تو آنکھیں بند کر کے اپنے تئیں ٹھوکر سے بچاوے ۔ تا تیری دلی پاکیزگی میں کچھ فرق نہ آوے ۔ سو تم اپنے مولیٰ کے اس حکم کو خوب یاد رکھو ۔ اور آنکھوں کے زنا سے اپنے تئیں بچاؤ ۔ اور اس ذات کے غضب سے ڈرو جس کا غضب ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے ۔ قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے ۔ کہ تو اپنے کانوں کو بھی نامحرم عورتوں کے ذکر سے بچا ۔ اور ایسا ہی ہر ایک ناجائز ذکر سے ۔" (الحکم نمبر ۲۳ ۔ جلد ۲ ۔ صفحہ ۲ ۔ ۳۰ جون ۱۸۹۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک معظم کی خدمت میں سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی باریابی

لنڈن ۱۲ر جون۔ ملک معظم نے کل سر ظفر اللہ خان صاحب کو ملاقات کا شرف بخشا اور خطاب کے سی ایس آئی کا نشان عطا کیا ؛ (رپورٹر)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۲ر جون ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؛

۳۷۸	منظور احمد صاحب	راجپوتانہ
۳۷۹	ابو احمد صاحب	مونگھیر
۳۸۰	محمد علی اکبر صاحب	بلوچستان

انجمن ترقی اسلام کا ضروری اعلان

غیر احمدی ہمدردان اسلام سے کام لینے اور ان کو سلسلہ کے نظام کے ماتحت باوجود اختلاف عقائد خدمت دین کا موقعہ دینے کے لئے انجمن ترقی اسلام نے کچھ عرصہ سے کام باقاعدہ شروع کرنے کا ارادہ کر رہی ہے۔ اس لئے جملہ احباب جماعت احمدیہ سے التماس ہے۔ کہ ایسے غیر احمدی دوستوں کے مفصل پتے لکھ بھیجیں۔ جو سلسلہ احمدیہ سے ہمدردی اور احمدیہ خدمات اسلامی سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ تا ان دوستوں کے نام مناسب لٹریچر بھجوایا جاسکے۔ اور ان سے خط و کتابت کی جاسکے۔ جو احباب پہلے ترقی اسلام کے ممبر تھے۔ وہ اپنی سابقہ رکنیت کی تجدید کرالیں ؛

سکرٹری ترقی اسلام قادیان

رباعیات

تاجدار انبیاء

حرزِ جسم و جاں ہے نام تاجدارِ انبیاء
تا ابد جاری دوام تاجدارِ انبیاء
قوتِ قدسی تو دیکھو بڑھ گیا ہر شان میں
ابن مریمؑ سے غلامِ تاجدارِ انبیاء

دعائے خاص

خدائے پاک تو کر دے مخالفین سے پاک
ہر ایک قسم کے مفسد معاندین سے پاک
وہ گھر کہ تو نے "محبت سرا" کہا ہے جسے
بڑا کرم ہو جو کر دے منافقین سے پاک

(حسن رہتاسی)

الف۔ اے میں کامیاب ہونیوالی طالبات

یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ امسال نصرت گرلز سکول قادیان سے چھ طالبات ایف۔ اے کے امتحان میں شریک ہوئی تھیں۔ ان میں سے تین کامیاب ہوئی ہیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں۔

امینہ طیبہ بنت نواب محمد عبداللہ خان صاحب آف مالیر کوٹلہ	۳۳۲	سیکنڈ ڈویژن
امۃ الرحیم بنت مفتی فضل الرحمن صاحب	۳۲۷	" "
صادقہ بیگم بنت مولوی محمد دین صاحب	۲۵۷	تھرڈ "

خریداران بیرونِ ہند کو اطلاع

ایک گزشتہ پرچہ میں افریقہ کے خریداروں کو وی۔ پی ارسال کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ مگر معلوم ہوا کہ بیرون ہند وی۔ پی جا سکنے کی اطلاع صحیح نہ تھی۔ اس لئے معذوری ہے۔ لہذا احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ اپنے اپنے بقائے جلد ادا کردیں۔ اور فوراً اپنے آپ ہی روپیہ بھجوا کر ثواب حاصل کریں [illegible]

اخبار احمدیہ

امتحان میں کامیابی میری لڑکی سیدہ مبارکہ بیگم نے علی گڑھ گرلز کالج سے اور دو لڑکوں سید منصور احمد شاہ و سید مختار احمد شاہ نے پنجاب یونیورسٹی سے امسال ایف۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ خاکسار سید غلام حسین نشتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس رہتک

درخواست ہائے دعا (۱) بندہ کے مقدمہ کی آئندہ پیشی ۲۸ر جون مقرر ہے مخالف انتہائی شرارت پر آمادہ ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ خاکسار فتح محمد شرما کراچی (۲) میرا لڑکا عبدالقدیر کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار شیخ عبدالقادر ریاست نابھہ (۳) میرے والد بزرگوار عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار غلام احمد سلہو کی ضلع گوجرانوالہ

ولادت (۱) ۱۴ر جون چوہدری مختار احمد صاحب بی۔ اے سکرٹری جماعت احمدیہ کوئٹہ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ممتاز نام تجویز فرمایا ہے۔ مرزا محمد حسین قادیان (۲) خاکسار کے ہاں ۲۹ر مئی لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیرالمومنین نے نعیمہ بیگم نام تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار فتح محمد شرما کراچی۔

دعائے مغفرت (۱) حکیم فرید اللہ صاحب ساکن آوڑ ضلع جالندھر ۲۶ر مئی بعمر ۹۰ سال وفات پا گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار حکیم حشمت علی آوڑ (۲) فہمیدہ بیگم بنت مرزا عطاء اللہ صاحب دفتر سررشتہ تعلیم پنجاب یکم جون کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ دو خورد سال بچے چھوڑ گئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار مرزا قدرت اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۵ - ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

پھر ملکانوں کے ارتداد کا فتنہ

اخبار "آریہ مسافر" (۱۳ - جون) لکھتا ہے :-

"۲ - جون ۱۹۳۷ء کو موضع کوٹی ضلع ایٹہ - یو - پی میں بھارتیہ ہندو شدھی سبھا دہلی - ضلع ایٹہ آریہ اپ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ہندو دھرم سمیلن بڑے جوش و خروش سے منایا گیا - جس میں اندازاً ایک سو گاؤں کے لوگ شریک ہوئے - کم از کم ڈیڑھ ہزار لوگوں کی حاضری تھی - اس موقعہ پر بڑے بڑے سنیاسی مہاتماؤں اور اپدیشکوں اور بھجنیکوں کے ویاکھیان اور بھجن ہوئے اور سترہ ملکانہ راجپوتوں کی شدھیاں ہوئیں"

اور آخر میں لکھا ہے :-

"امید ہے - کہ جلدی ہی ہزاروں کی تعداد میں شدھیاں ہونگی"

ملکانوں کی غربت - جہالت - اور اسلام سے نہ صرف کلیتہً ناواقفیت بلکہ علماء کی بدکرداریوں کا بُری طرح خمیازہ بھگتنے کے مقابلہ میں ہندوؤں کی طاقت و قوت - دولت اور مال - اور اثر و رسوخ کے علاوہ مرتد کرنے کی لگاتار جدوجہد کو دیکھتے ہوئے اور سابقہ واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے - کہ ملکانوں کا ہزاروں کی تعداد میں مرتد ہو جانا کوئی ناممکن بات نہیں - لیکن سوال یہ ہے - کہ اس وقت وہ علما کہاں ہیں - جو اس وقت جبکہ شردھانند جی نے ملکانوں کے ارتداد کا ڈنکہ بجایا تھا - اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد پر سینکڑوں احمدی مجاہد علاقہ ارتداد میں پھیل کر آریوں کا کامیاب مقابلہ کر رہے تھے - میدان ارتداد میں کھڑے ہو کر یہ فتوے دے رہے تھے - کہ ملکانوں کا آریہ ہو جانا ہزار درجہ اچھا ہے - بہ نسبت اس کے کہ وہ مرزائیوں کے ذریعہ مسلمان کہلائیں۔

پھر زبانی فتوے پر ہی اکتفا نہ کیا گیا - بلکہ احمدی مبلغین کے رستہ میں ہر ممکن روکاوٹ ڈالی - ہر ممکن طریق سے انہیں تنگ کیا - اور ہر جگہ کوشش کی - کہ آریوں کے مقابلہ میں وہ ملکانوں کو ارتداد سے بچانے میں کامیاب نہ ہوں - یہ الگ بات ہے - کہ خدا تعالےٰ نے احمدی مبلغوں کی مخلصانہ جدوجہد کو قبول فرمایا - اور باوجود اندرونی (علماء) اور بیرونی (آریہ) معاندین کی ہر رنگ کی مخالفتوں کے ایسی کامیابی بخشی - کہ سارا اسلامی پریس ان کے کارناموں سے اور دینی خدمات سے گونج اُٹھا - اور آریوں کو بھی معلوم ہو گیا - کہ اسلام کے مخلص مجاہدین کو ان کی دولت و مال اور ان کا اثر و رسوخ ناکام نہیں کر سکتا۔

غرض جب تک ایک طرف تو آریوں کا زور شور رہا - اور دوسری طرف مسلمانوں سے روپیہ ملتا رہا - علماء کہلانے والے میدانِ ارتداد میں آریوں کا مقابلہ کرنے کی بجائے احمدیوں کے درپے آزار رہے - لیکن جب شور و شر مدھم پڑ گیا - اور آمدنی میں کمی واقعہ ہوگئی علماء بھی بخیر و عافیت اپنے گھروں کو واپس لوٹ آئے - اور پھر آج تک انہوں نے مرتد ہونے والوں کی کبھی بات تک نہیں پوچھی - حالانکہ آریوں نے تو اس لئے خاموشی اختیار کر لی تھی کہ جتنے ملکانوں کو وہ اپنے دام میں پھنسا چکے ہیں - انہیں ہضم کر لیں اور پھر از سر نو جدوجہد شروع کر دیں مگر علماء نے مرتد ہونے والے ملکانوں کو خس کم جہاں پاک کہکر اپنے فرض سے سبکدوشی حاصل کر لی - اس کے مقابلہ میں احمدی مجاہد اپنے حلقہ میں پھر بھی کام کرتے رہے - اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اب تک کر رہے ہیں اور جن ملکانوں تک ان کی رسائی ہوئی ہے - انہیں اسلام سے واقف اور مخلص مسلمان بنانے میں کامیاب ہو رہے ہیں - یہی وجہ ہے - کہ اس علاقہ کو چھوڑ کر آریوں نے اب کے ایک اور طرف سے جا سر نکالا ہے یعنی آگرہ کی بجائے ضلع ایٹہ میں ارتداد کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

اب ہم ان علماء سے جنہیں میدان ارتداد میں جا کر احمدی مبلغین کا ملکانوں کو ارتداد سے بچانا کسی صورت میں بھی گوارا نہ تھا - پوچھتے ہیں - کہ وہ کہاں دبکے بیٹھے ہیں - اور کیوں آریوں کے مقابلہ میں نکل کر ملکانوں کو ارتداد سے محفوظ رکھنے کی کوشش نہیں کرتے - یا تو وہ میدان عمل میں اتریں - یا پھر متفقہ طور پر اعلان کر دیں - کہ ان میں اس کام کے لئے نہ ہمت ہے - اور نہ اہلیت اور اب وہ احمدی مجاہدین کے رستہ میں کسی قسم کی روکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش نہیں کریں گے - اس کے بعد جماعت احمدیہ اس بات پر غور کرے گی - کہ سلسلۂ ارتداد کے مقابلہ میں اسے کیا طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے - پھر جو بھی طریق اختیار کرے گی - خدا تعالےٰ اس میں برکت دے گا - اور کامیابی عطا کرے گا۔

علماء کہلانے والوں کی خدمت میں یہ التماس ہمیں سابقہ نہایت تلخ تجربہ کی وجہ سے کرنی پڑی ہے اس تجربہ کی وجہ سے جس کا مختصر ذکر اوپر کیا جا چکا ہے - اگر علماء نے اب بھی وہی طریق اختیار کرنا ہے - اور اس وقت جب ہماری توجہ اسلام کی عزت اور ناموس کی خاطر حملہ آور دشمن کی طرف لگی ہوئی ہو - اور ہم ہمہ تن اس کو ناکام بنانے میں مصروف ہوں - ہماری پیٹھوں کو زخمی کرنا - اور ہمیں پیچھے کو دھکیلنے کی کوشش کرنا ہے - تو وہ ابھی ابھی بتا دیں - اور خود ملکانوں کو ارتداد کے گڑھے سے بچانے کے لئے میدان میں آ جائیں - یا پھر کہدیں - کہ وہ معذور ہیں - جماعت احمدیہ آریوں کے مقابلہ میں کچھ کر سکتی ہے - تو کرے - وہ اس میں روڑا نہیں اٹکائیں گے۔

معلوم ہوتا ہے - اس وقت یہ دیکھ کر کہ مسلمانوں کی توجہ سیاسیات کی طرف ہو رہی ہے - آریوں نے ملکانوں پر پھر حملہ شروع کر دیا ہے - اور وہ علے الاعلان کہہ رہے ہیں - کہ جلدی ہی ہزاروں کی تعداد میں شدھیاں ہوں گی - کاش مسلمان اس طرف متوجہ ہوں - اور ابھی سے نہ صرف اس حملہ کے اندفاع کا مکمل انتظام کریں - بلکہ جارحانہ حملہ بھی شروع کر دیں جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس میں ہر طرح امداد کرنے کے لئے تیار ہے - بلکہ احمدی مجاہدین صفِ اول میں کھڑے ہو کر مدافعت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مسلمانوں کے روبرو سب سے زیادہ جوابدہ وہ احراری لیڈر ہیں - جو اپنے آپ کو تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے دینی اور دنیوی محافظ بتاتے ہیں - اور تبلیغ کانفرنسوں کے نام سے لاکھوں روپیہ غریب مسلمانوں سے بٹور چکے ہیں - انہیں آج تک یہ توفیق تو حاصل نہیں ہوئی - کہ کسی غیر مسلم کو مسلمان بنائیں مگر اب جبکہ ان کے ہم عقیدہ مسلمانوں کو آریہ مرتد بنا رہے ہیں - اتنا ہی کریں - کہ ارتداد سے بچا لیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معجزاتِ مسیح کے متعلق عیسائیوں کا ناقابلِ قبول نظریہ

(۲)

حواریوں کو حضرت مسیح کی خوشخبری

حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت کے ثبوت میں عیسائیوں کی طرف سے جو یہ دلیل پیش کی جاتی ہے۔ کہ انہوں نے ایسے عجیب و غریب معجزات دکھلائے جو بشری طاقتوں سے بالا تھے۔ اس کی تردید ایک اور اصل سے بھی ہوتی ہے اور وہ یہ کہ اناجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام نے بارہا اپنے حواریوں کو یہ خوشخبری دی ہے۔ کہ وہ شخص جو ان پر ایمان رکھیگا۔ اور صدق دل سے ان کے تمام دعاوی کو قبول کرے گا انہیں معجز بیان بنائے گا۔ نہ صرف ان تمام معجزات کے دکھانے پر قدرت تامہ رکھیگا۔ جو ان سے ظاہر ہوئے بلکہ عین ممکن ہے وہ اپنے ایمان میں اس درجہ تک ترقی کر جائے۔ کہ ان سے بھی زیادہ عجیب معجزات دنیا کو دکھلائے چنانچہ حضرت مسیح اپنے حواریوں سے کہتے ہیں:-

"میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا۔ بلکہ ان سے بھی بڑے کام کریگا کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہوگے میں وہی کروں گا۔" (یوحنا ۱۴/۱۲)

یہ جو کچھ کہا گیا یہ اپنی اصل شکل میں موجود ہے یا نہیں۔ اس میں کوئی تغیر و تبدل ہو گیا ہے یا نہیں۔ اس بحث کو جانے دیجئے۔ ایک بات جو اس اقتباس سے وضاحتاً ظاہر ہو رہی ہے۔ اور جس سے کوئی ہوشمند انسان انکار نہیں کر سکتا یہ ہے کہ معجزات ایسی انوکھی چیز نہیں ہیں۔ کہ ان کی وجہ سے صاحب معجزات کو خدا کہا جا سکے۔ بلکہ مسیح کا ایک پیرو بھی ویسے ہی معجزات دکھا سکتا۔ بلکہ ان سے بھی بڑھ کر عجائبات کا ظہور کر سکتا ہے۔ جب یہ سچی بات ہے تو کیوں حواریوں کو بھی خدا انہیں مانا جاتا۔ کیا انہوں نے اپنی زندگی میں کوئی معجزہ نہیں دکھلایا۔ اگر کہو نہیں تو ایسا کہنے سے حضرت مسیح کے قول کی تکذیب لازم آتی ہے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ ہر وہ شخص جو مجھ پر ایمان رکھے گا میرے جیسے ہی کام کرے گا۔ بلکہ مجھ سے بھی بڑھ کر۔ پس اگر حواریوں نے کوئی معجزہ نہیں دکھلایا تو کہنا پڑے گا کہ وہ انجیل کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کے سچے پیرو ثابت نہیں ہوتے۔ یا پھر یہ تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ حضرت مسیح نے جو کچھ کہا تھا وہ محض ایک دل خوشکن فقرہ تھا۔ جس میں حقیقت کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا تھا۔

حواریوں کے معجزات

پھر یہ کہنا کہ حضرت مسیح کے حواریوں نے کوئی معجزہ نہیں دکھلایا۔ اناجیل کے رو سے صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اناجیل شہادت دیتی ہیں۔ کہ حواریوں نے بھی ویسے ہی معجزات دکھائے۔ جیسے حضرت مسیح لوگوں کو دکھاتے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"اس نے (یعنی حضرت مسیح نے) ان بارہ کو پاس بلا کر انہیں دو دو کر کے بھیجنا شروع کیا۔ اور انہیں ناپاک روحوں پر اختیار دیا۔ اور حکم دیا۔ کہ راستے کے لئے سوا لاٹھی کے کچھ نہ لو۔ نہ روٹی نہ جھولی نہ اپنے کمربند میں پیسے۔ مگر جوتیاں پہنو اور دو کرتے نہ پہنو۔ اور اس نے ان سے کہا جہاں تم کسی گھر میں داخل ہو تو اسی میں رہو۔ جب تک وہاں سے روانہ ہو۔ اور جس جگہ کے لوگ تمہیں قبول نہ کریں۔ اور تمہاری نہ سنیں وہاں چلتے وقت۔ اپنے تلووں کی گرد جھاڑ دو۔ تاکہ ان پر گواہی ہو۔ اور انہوں نے روانہ ہو کر منادی کی۔ کہ توبہ کرو اور بہت بدروحوں کو نکالا۔ اور بہت بیماروں کو تیل مل کر اچھا کیا۔" (مرقس ۶/۷ تا ۱۳)

اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح کے حواریوں نے بھی بسا اوقات بدروحوں کو نکالا۔ اور بیماروں کو تندرست کیا۔ پھر لکھا ہے۔ "وہ (حواری) روانہ ہو کر گاؤں گاؤں خوشخبری سناتے اور ہر جگہ شفا دیتے پھرتے"۔ (لوقا ۹/۶)

جب ہر جگہ حضرت مسیح کے حواری بیماروں کو شفا دیتے اور بدروحوں کو نکالتے رہتے۔ تو کیا وجہ ہے کہ ایسے عجیب و غریب معجزات دکھلانے والوں کو عیسائی خدا قرار نہیں دیتے۔

ایمان کے نتیجہ میں کونسے معجزات دکھلائے جا سکتے ہیں

بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے متعدد مرتبہ اپنے حواریوں سے فرمایا کہ "اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے۔ کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا۔ اور وہ چلا جائے گا۔ اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔" (متی ۱۷/۲۰)

جب صرف ایمان کے وسیلہ سے ایک شخص اتنا عجیب معجزہ دکھا سکتا ہے۔ کہ پہاڑ سے کہے یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا۔ اور وہ چلا جائے۔ بلکہ کوئی بات بھی اس کے لئے ناممکن نہ رہے۔ تو کیا ایک شخص اس قابل نہیں کہ عیسائیوں کے اقانیم ثلاثہ میں اس کا بھی ازدیاد کیا جائے؟

آخر یسوع مسیح کو کس لئے ابن اللہ کہا جاتا ہے کیا اسی لئے نہیں کہ ان سے عجیب و غریب معجزات ظاہر ہوئے پھر اگر یہی فیصلہ کن دلیل ہے تو کیوں اس دلیل کے ماتحت جب حواری پورے اتریں۔ تو انہیں یہ خطاب عطا نہ کیا جائے۔ آخر اس دو رنگی کے کیا معنے؟

اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے۔ وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے۔ نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اٹھا لیں گے۔ اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پیئں گے انہیں کچھ ضرر نہ پہنچے گا۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو اچھے ہو جائیں گے"۔

(مرقس ۱۶/۱۷)

اسی طرح فرمایا:-

"میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر ایمان رکھو اور شک نہ کرو تو نہ صرف وہ کروگے جو انجیر کے درخت کے ساتھ ہوا بلکہ اگر اس پہاڑ سے بھی کہو گے کہ تو اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ تو یہ ہو جائے گا"۔

(متی ۲۱/۲۱)

پھر اپنے حواریوں کو تبلیغی ہدایات دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔ بیماروں کو اچھا کرنا۔ مردوں کو جلانا۔ کوڑھیوں کو پاک و صاف کرنا۔ بدروحوں کو نکالنا تم نے مفت پایا مفت دینا"۔

(متی ۱۰/۷)

ان ہر سہ اقتباسات سے ظاہر ہے کہ بیماروں کو اچھا کرنا مردوں کو جلانا کوڑھیوں کو پاک و صاف کرنا۔ بدروحوں کو نکالنا نئی نئی زبانیں بغیر سیکھے بولنا سانپوں کو اٹھا لینا۔ تمام قسم کے زہروں کا پینے والے کے حق میں بے اثر ہو جانا۔ پہاڑوں کو چلانا بلکہ انہیں چلا کر سمندروں میں گرانا۔ یہ تمام معجزات حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان لانے کے طفیل ایک معمولی انسان بھی دکھا سکتا ہے۔ پس جب ایک مومن بالمسیح انسان سے بھی انجیل اسی قسم کے معجزات کے صدور کی متوقع ہے۔ تو بتایا جائے کہ ایسے ہی معجزات کی بنا پر حضرت مسیح کو خدا قرار دینا کہاں کی دانش اور فہم ہے؟

374

غیر احمدیوں سے رشتہ داری کے متعلق غیر مبایعین کا مسلک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"دین کو دُنیا پر مقدم کرنے" کا مطلب

غیر مبایع دوست زمانہ کے تھپیڑوں سے مجبور ہو کر آخر وہی مسلک اختیار کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ جو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے لئے ضروری قرار دیا۔ غیر مبایعین کی طرف سے سالہا سال تک یہ شور مچانے کے باوجود کہ غیر احمدیوں کو لڑکی نہ دینا وحدتِ اسلامی کو پاش پاش کرنا ہے۔ آج وہ طوعاً و کرہاً یہی رویہ اختیار کر رہے ہیں۔ کہ احمدیوں کے رشتے آپس میں ہوں۔ اور غیر احمدیوں سے تعلقات رشتہ داری قائم نہ کئے جائیں۔ آج انہیں اس مسلک سے مفید تر کوئی مسلک نظر نہیں آتا۔ اور ان کے خیال میں اس کے سوا "قوم کو مضبوط چٹان" بنانے کے لئے کوئی محکم ذریعہ نہیں۔ اسی اصول کو وہ آج "قوم میں بے نظیر محبت" پیدا کرنے کا بے مثل طریق سمجھتے ہیں اور اس کی خلاف ورزی کی صورت میں "دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا دعوےٰ فضول اور بے معنے" یقین کرتے ہیں۔ اس انقلاب۔ اس تبدیلی۔ اور اس تغیر کی تہ میں جانے والے اس موقعہ پر بے ساختہ پکار اُٹھیں گے۔ ؎

آنچہ دانا کند۔ کند ناداں

لیک بعد از ہزار رسوائی۔

"پیغام صلح" (۳۰ رجون ۳۷ء) میں ایک مضمون "جماعتِ احمدیہ۔ اور شادی کی مشکلات" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے:۔

(۱) "اگر کوئی امر سب سے زیادہ مستحسن ہو سکتا ہے۔ تو وہ یہی ہے۔ کہ احمدی کے تعلقات رشتہ داری احمدیوں کے ساتھ ہو جائیں۔ یہ وہ اصول ہے۔ کہ اگر کسی بڑے سے بڑے ماہر نفسیات کے سامنے رکھا جائے۔ جو قوموں کے بننے اور بگڑنے کے راز کو سمجھنے والا ہو۔ تو وہ یقیناً کہے گا۔ کہ یہ اصول ایسا عظیم الشان ہے۔ جس پر عمل کرنے سے ریت کے ذروں کی طرح منتشر قوم ایک چٹان کی طرح مضبوط ہو جاتی ہے"۔

(۲) "نبی یا مجدد کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ قوم میں پہلے ایک روحانی برادری پیدا کرے"۔

گویا نبی یا مجدد کا یکساں فرض ہے کہ قوم میں ایک روحانی برادری پیدا کرے۔ لیکن کیا یہ مقام تعجب نہیں۔ کہ جب قوم کا فرض ہی نہیں۔ کہ مجدد کو ملنے۔ تو مجدد کے ذمہ روحانی برادری کے پیدا کرنے کا فرض کیونکر عائد کیا جا سکتا ہے:۔

(۳) پھر غیر مبایعین کو مخاطب کر کے لکھا ہے:۔ کہ

"خدا کے لئے سوچیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس اصول کے مطابق قوم میں ایک بے نظیر محبت پیدا کی۔ اللہ تعالےٰ کا مسلمانوں کو حکم تھا۔ کہ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتّٰى يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ (البقرۃ ع ۲۷)

یعنی مشرکہ عورتوں سے شادی نہ کرو۔ جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔ کیونکہ ایک مومن لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے چاہے مشرک عورت تمہیں اچھی ہی معلوم ہو اور اسی طرح مشرکین سے شادی نہ کرو۔ جب تک کہ وہ ایمان نہ لائیں کیونکہ ایک مومن غلام مشرک سے بہتر ہے۔ چاہے مشرک تمہیں بہتر ہی معلوم ہو۔ قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں نے مسلمان مزدوروں۔ یتیموں۔ اور غریبوں کو ان کروڑ پتیوں سے زیادہ بہتر سمجھا۔ جن میں ایمان نہیں اخلاص نہیں۔ اور کیرکٹر نہیں۔ آؤ اسی اصول کو پکڑو ...... عہد کر لو۔ کہ احمدی کا رشتہ احمدی گھرانے میں ہو گا۔ احمدی بچیوں کی شادیوں میں ایک احمدی مزدور کو غیر احمدی نواب سے زیادہ اچھا نہ سمجھیں۔ تو اس کا نام قومیت نہیں اور اسے تنظیم کہنا گناہ ہے اسی طرح اگر ہم لڑکوں کی شادی کے وقت ایک غریب اور بے کس احمدی لڑکی کو ایک کروڑ پتی غیر احمدی کی لڑکی پر ترجیح نہ دیں۔ تو ہمارا دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا دعوےٰ فضول اور بے معنی ہے"۔ (ص ۶)

ان ہر سہ اقتباسات سے غیر مبایعین کا جدید مسلک نمایاں ہے۔ وہ غیر احمدی اصحاب جو غیر مبایعین کی ملمع سازی کا شکار ہو رہے تھے۔ انہیں ان کے تازہ رویہ پر گہری نظر ڈالنی چاہیئے۔ ہاں میں اُن غیر مبایع اصحاب سے جو نیک نیتی کی بنا پر ان "اکابر" کا تتبع کر رہے ہیں۔ خدا کے نام پر درخواست کروں گا۔ کہ وہ غور کریں۔ کہ اگر دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا مطلب یہی ہے کہ غیر احمدیوں سے تعلقات رشتہ داری قائم نہ کئے جائیں۔ بلکہ احمدیوں کے رشتے آپس میں ہی ہوں۔ تو وہ آج تک کیونکر اس عہد پر کاربند قرار دیئے جا سکتے ہیں؟ کیا وہ اس عہد کو اپنے عمل سے "فضول اور بے معنی" ثابت کر کے احمدی کہلا سکتے ہیں اور کیا ان کا غیر احمدی کو لڑکی دینے والے احمدی کی سزا پر واویلا مچانا۔ مگرمچھ کے آنسو نہ تھے؟ نیز کیا وحدتِ اسلامی کی تفریق کا شور محض جھوٹا پروپیگنڈا نہ تھا۔

"پیغام صلح" نے جس آیتِ قرآنی سے استدلال کیا ہے۔ غیر مبایعین غور فرمائیں۔ اس استدلال کا بین السطور مطلب کیا ہے؟ مولوی محمد علی صاحب نے اسی آیت کی تفسیر یوں لکھا ہے:۔

"وہ مسلمان جن کو شرک اور مشرکانہ امور سے اس قدر قطع تعلق کی تعلیم دی گئی تھی۔ آج سرتاپا خود مشرکانہ رسوم میں غرق ہیں"۔ (بیان القرآن ص ۱۹۶)

کیا اسی بنا پر یہ اس آیت کو "پیغام صلح" میں پیش کر کے مسلمانوں سے قطع تعلق کی تلقین نہیں کی جا رہی؟ صاف بات ہے کہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتی ہے۔ اس کی روحانی برادری جدا ہے۔ اس کی قومیت علیحدہ ضروری ہے۔ قطع نظر اس امر کے کہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے غیر احمدیوں سے رشتہ داری کے بارے میں کیا حکم دیا ہے۔ منتشر قوم کو مضبوط چٹان بنانے کے لئے اس عظیم الشان اصول پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ لیکن غیر مبایعین جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محض مجدد مانتے ہیں۔ آپ کے ماننے یا نہ ماننے سے ان کے نزدیک کسی کے اسلام میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اور بقول ان کے اسلام میں کوئی فرقہ نہیں عقلاً ان کا کیا حق ہے۔ کہ غیر احمدیوں کو لڑکی کا رشتہ نہ دیں؟ ان سے رشتہ داری کے تعلقات نہ رکھیں؟ کیا کوئی دانشمند غیر مبایعین کے عقیدہ اور عمل میں تطابق ثابت کر سکتا ہے۔

اس ایک امر سے ہی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی قوت قدسیہ عیاں ہے۔ کہ آپ نے جس امر پر غیر مبایعین کی سخت مخالفت کے باوجود جماعت کو سختی سے کاربند کیا۔ اسے ماننے کے لئے آج سب غیر مبایعین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا انسان واقعی مظلوم ہے؟

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (النحل ع)

(۱)

بعض لوگ خود کردہ گناہوں کی پاداش سے تنگ آ کر مایوسی کے عالم میں کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ دنیا آلام و مصائب کا گھر ہے۔ نہ دن کو آرام نہ رات کو چین۔ اگر خدا نے ہمیں حوادث کا ہی تختۂ مشق بنانا تھا تو پیدا ہی نہ کرتا درحقیقت۔ اس قسم کی لغویات نادانی کج فہمی اور قلتِ تدبر کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

فطرتِ انسانی کے ایک جذبہ کا غلط استعمال

فطرتِ انسانی کے اس جذبہ کے غلط استعمال کے باعث کہ جب کوئی ناگوار نتیجہ رونما ہوتا ہے۔ تو اس کے سبب اور محرک کی تعیین کرنے کی تڑپ دل میں پیدا ہوتی ہے۔ جن لوگوں کو اپنا نفس بہت عزیز ہوتا ہے۔ وہ اپنی کوتاہی اور بے وقوفی کی تمام تر ذمہ داری اللہ پر ڈال دیتے ہیں۔ حالانکہ اگر واقعہ کی تفصیلات پر غور کیا جائے۔ تو ان کا اپنا جرم نہایت نمایاں طور پر ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ اپنے ہاتھوں ایسا ماحول پیدا کر لیتے ہیں۔ جس میں ان کو حسرت و یاس کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ قصور ان کا اپنا ہوتا ہے لیکن اعترافِ جرم کی اخلاقی جرأت ان میں نہیں ہوتی جس کی وجہ سے وہ خدا تعالےٰ کی عمیق در عمیق حکمتوں کو اعتراضات کا نشانہ بناتے ہیں۔ اور شب و روز اپنی مفروضہ مظلومیت کا رونا روتے ہیں۔

اپنی پیدائش پر اعتراض کرنے والوں سے مطالبہ

اول تو ان کی داستانِ مظلومیت کا مقصد احتفاظِ نفس سے متجاوز نہیں ہوتا۔ اگر فرض کر لیا جائے۔ کہ وہ واقعی دنیا سے ایسے ہی دل برداشتہ اور نالاں ہیں۔ تو کیوں وہ اس پر از آلام و مصائب دنیا کو خیر باد نہیں کہہ دیتے۔ ان شکایت کرنے والوں میں سے کتنے ہیں۔ جو خودکشی کے ذریعہ اپنا کام تمام کر لیتے ہیں۔ اس جگہ پر خودکشی کے جواز یا عدم جواز کا سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کی ہستی پر کامل ایمان لاتے ہیں۔ اور صفاتِ الٰہیہ کا بغور مطالعہ کرتے ہیں۔ ان کے دل میں ایسے وساوس اور اعتراض موجزن ہی نہیں ہوتے۔ خدا تعالےٰ کی حکمتوں پر اعتراضات کرنے والا طبقہ حقیقت ایمان سے بے بہرہ ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں اس سے کیا غرض کہ کوئی فعل شریعتِ اسلامیہ کے لحاظ سے جائز ہے یا ناجائز؟ ان کے نزدیک اس دنیا کی زندگی چونکہ پر از آلام ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں مجبور کر کے آلام کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس لئے وہ کیوں وہ کچھ نہیں کر گزرتے جو ان کے اختیار میں ہے یہی نہیں بلکہ اگر کوئی اپنے ہاتھوں اپنا قصہ پاک کرے۔ تو دنیا اُسے مجنون قرار دیتی ہے۔ علم النفس کے ماہرین کے نزدیک خودکشی کا مرتکب ارتکاب جرم کے دوران میں مجنون ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات جب موت میں تاخیر واقع ہو جائے۔ تو ہوش آنے پر خودکشی کرنے والا شخص لوگوں سے ہاتھ جوڑ جوڑ کر التجا کرتا ہے کہ خدارا اس کی جان بچانے کی کوشش کی جائے۔

دنیا سے شاکی رہنے والوں کا ایک طرف خودکشی نہ کرنا اور دوسری طرف خودکشی کرنے والے کو جنون کے مستقل یا عارضی دورے میں مبتلا قرار دینا صاف طور پر ثابت کرتا ہے۔ کہ انواع و اقسام کی تکالیف کے باوجود دنیا یقیناً اس قابل ہے۔ کہ اس میں زندگی بسر کی جائے۔ بلکہ ہر عقلِ سلیم فیصلہ کرے گی۔ کہ دنیا کی دلچسپیوں کے مقابلہ میں اس کی تکلیفیں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ اور جن امور کو ہم اپنی کوتاہ بینی سے مصائب سمجھتے ہیں۔ ان میں بھی اللہ تعالےٰ کے احسان کا ہاتھ پوشیدہ ہوتا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

سمجھتا تھا کہ ہوں صید مصائب
مگر سوچا تو سب احسان نکلے

حیاتِ انسانی کا مقصد

حیاتِ انسانی کا مقصد معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم بحیثیت مجموعی اس پر غور کریں۔ اگر ہم صرف دنیوی زندگی کو جو سلسلۂ حیات کی ایک کڑی ہے۔ ہدف اعتراضات بنائیں۔ تو یہ سخت ناانصافی ہوگی۔ جو شخص عملِ جراحت کو دیکھ کر ڈاکٹر پر ظالم ہونے کا الزام لگائے اس کو ہم غلطی خوردہ کہیں گے۔ پھوڑے کو نشتر سے چیرنا ظلم نہیں بلکہ احسان ہے۔ کیونکہ مریض کے مقصد کے حصول یعنے شفایابی کے لئے جراح کا نشتر ممد و معاون ہے۔ اس مثال سے واضح ہے۔ کہ جس طرح ڈاکٹر کے فعل کو پورے طور پر سمجھنے کے لئے ہم مریض کی حالتِ ماقبل و مابعد جراحت کے علم کے محتاج ہیں۔ اسی طرح ہم انسانی زندگی کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے۔ جب تک ہم اس زنجیر کی تمام کڑیوں کو مدنظر نہ رکھیں۔

علاوہ ازیں ہمیں اصولی طور پر ماننا پڑے گا۔ کہ جو فعل انسانی زندگی کے مقصد کے حصول کے لئے مفید ہے۔ خواہ وہ بظاہر کسی قدر ہی تلخ کیوں نہ ہو۔ قطعاً قابلِ اعتراض نہیں ہے۔

سب سے بڑی مصیبت موت میں حکمت

اس مختصر تمہید کے بعد ان امور پر غور کرنا ہے۔ جن کو عرفِ عام میں "مصائب و آلام" کہتے ہیں۔ موت کو سب سے بڑی مصیبت قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ موت کوئی منفردانہ حیثیت نہیں رکھتی بلکہ یہ حیاتِ انسانی کے دوسرے دَور میں داخل ہونے کا دروازہ ہے تو اعتراض کی غیر معقولیت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔ موت کو اڑا دینے کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ انسانی ترقی کے مدارج کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اور اس طرح مقصد تخلیق انسانی پر موت وارد کر دی جائے۔ انسانی ترقی کی ابتدا خاک کے ذروں سے ہوئی ہے۔ دنیوی زندگی کا دامن غیر محدود منازل کے لئے وسیع نہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ کسی وقت دنیا کی عارضی زندگی کو منقطع کر کے انسانی روح کو جولانگاہ ناپیدا کنار میں پہنچا دیا جائے۔

پس موت نہ صرف یہ کہ قابلِ اعتراض نہیں۔ بلکہ انسانی ترقی کے لئے نہایت لابدی ہے۔ اور یوں بھی اگر موجودہ نظام عالم سے موت کو اڑا دیا جائے۔ تو نتائج کی صورت اس قدر بھیانک معلوم ہوتی ہے۔ کہ الامان اور موت کے جاری کرنے میں اللہ تعالےٰ کی حکمت کو دیکھ کر بے اختیار سبحان اللہ کہنے کو جی چاہتا ہے۔ دنیا کے مکروہات اور انسانی جسم کے تغیرات کے پیشِ نظر سلسلہ پیدائش کے مقابلے میں موت کا وجود ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ جس کی عدم موجودگی ایسے خوفناک مفاسد کا پیش خیمہ بن سکتی ہے جن کے تصور سے ایک غور و فکر کرنے والے شخص پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔

375
Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراض کی تکالیف

موت کے بعد دوسرے درجے پر بیماریوں کو مصیبت عظیمہ سمجھا جاتا ہے۔ اول تو مختلف امراض موت کا موجب ہونے کے لحاظ سے مفید ہیں۔

دوم۔ اگر بیماریوں کے اسباب پر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کے جسم میں قوت متاثرہ رکھی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ گرد و پیش کے اثرات کو قبول کر لیتا ہے۔ صحت کا قیام ماحول کی حالت اعتدال پر منحصر ہے۔ اور صحت کا فساد عدم اعتدال کا نتیجہ ہے۔ لہذا امراض کا کلی تدارک جسم کو قوتِ متاثرہ سے محروم کر دینے کا متقاضی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انسان کو غیر متغیر جسم دے کر پیدا کرتا۔ یعنی انسان کو ایسی مخلوق بناتا۔ جو تنزل اور ترقی کے ناقابل ہوتی۔ ظاہر ہے کہ اس نظریہ سے تخلیق انسانی کی غرض بالکل باطل ہو جاتی ہے۔

سوم:۔ امراض اور لذات دونو حواس خمسہ کی شرمندۂ احسان ہیں۔ اگر امراض کو محسوس کرنے کی قوت یا قابلیت اڑا دی جائے۔ تو لذات سے حظ اٹھانے کا امکان بھی ساتھ ہی مفقود ہو جائے گا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے انسان کو ایسا جسم عطا کیا جس میں لذت اور تکلیف دونوں کے دروازے کھلے ہیں

اللہ تعالےٰ نے کوئی چیز بے فائدہ پیدا نہیں کی۔ بلکہ ہر چیز میں کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور رکھ دیا ہے۔ خواہ وہ انسانوں پر منکشف ہو چکا ہو خواہ ابھی تک پردۂ راز میں ہو۔ درد کو ہی لے لے اس میں بھی کس قدر فائدے پنہاں ہیں۔ درد اس بات کی علامت ہے۔ کہ جسم کے کسی حصے میں بیماری پیدا ہو گئی ہے۔ جس کے علاج کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اگر درد نہ ہوتا۔ تو بالکل ممکن تھا۔ کہ اندرونی بیماریوں کا علم ہی نہ ہو سکتا۔ اور جن بیماریوں کا اب علاج کیا جاتا۔ اور ہزارہا انسانوں کو صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ پھر ایسا نہ ہو سکتا۔

پس جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ درد نہ ہوتا تو کیا ہی اچھی بات تھی۔ وہ درحقیقت بنی نوعِ انسان کے نادان دشمن ہیں۔

بعض اور اشیاء کے فوائد

اسی طرح دیگر اشیاء جن کو ضرر رساں خیال کیا جاتا ہے۔ وہ بھی ہزاروں فوائد کی حامل ہیں۔ مثلاً حال ہی کی تحقیق سے ثابت ہوا ہے۔ کہ سانپ۔ بچھو۔ مچھر وغیرہ کا زہر دماغی امراض کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس لحاظ سے "مضرت رساں" اشیاء کی شکایت اور ان کے نابود ہونے کا مطالبہ چند نقصانات پر لاتعداد فوائد کو قربان کرنے کے مترادف ہے۔ اور وہ کونسا شخص ہے۔ جو لقائمی ہوش و حواس یہ گھاٹے کا سودا کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔

قوانین قدرت کو تبدیل کرنیکی خواہش

بعض اتفاقی واقعات اور حادثات کے متعلق ناک بھوں چڑھائے جاتے ہیں حتےٰ کہ کسی فلاسفر نے خوشی کے متعلق کہا ہے۔ خوشی کا کوئی وجود ہی نہیں۔ صرف ہم دو دکھوں کے درمیانی وقفے کو خوشی کے نام سے موسوم کر لیتے ہیں۔ مگر یہ تو منطقی ترکیب ہے۔ ہم کیوں نہ یہ کہہ لیں کہ دنیا میں آرام ہی آرام۔ خوشی ہی خوشی ہے۔ غم کا کوئی وجود نہیں۔ صرف دو خوشیوں کی حدِ فاصل کو غم کہتے ہیں۔

حادثات کی بنا پر اللہ تعالےٰ سے شاکی ہونا عجیب نامعقولیت ہے۔ ایک شخص کا ہاتھ آگ میں جل جاتا ہے۔ یا اس کا بیٹا چھت سے گرنے کی وجہ سے مر جاتا ہے۔ یا اس کا کوئی عزیز لڑائی میں مارا جاتا ہے۔ یا اس کے کسی دوست کو تیز چاقو سے زخم لگ جاتا ہے۔ تو وہ قوانینِ قدرت کے غیر متبدل نظام کو کوستا ہے اور اپنے رنج کا اس طرح اظہار کرتا ہے کہ گویا تمام عمر میں اللہ تعالےٰ نے اس پر کوئی احسان نہیں کیا۔ لیکن اگر اس کی شکایت کا تجزیہ کیا جائے۔ تو عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ کیا اس کا مطالبہ یہی نہیں کہ آگ اس کے کھانے کو تو پکاتی رہے لیکن اگر وہ بداحتیاطی سے کام لیتے ہوئے اس میں اپنا ہاتھ ڈالدے۔ تو فوراً ٹھنڈی ہو جائے۔ یا اگر اس کا بیٹا کسی غفلت کی وجہ سے مکان کی چوٹی سے گرے۔ تو پھول کی پتی کی طرح زمین پر آ رہے یا زمین اپنی کشش ثقل سے دست بردار ہو جائے۔ یا اگر لڑائی میں اس کے کسی عزیز کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو جائے تو جسم کے منتشر ٹکڑے نہایت خوش اسلوبی سے جمع ہو کر اپنی اپنی جگہ پر پیوست ہو جائیں۔ مگر دشمن کی فوج کا ایک آدمی بھی باقی نہ بچے۔ ان کے کشتوں کے پشتے لگ جائیں۔ اور ان میں سے کوئی مقتول اس خاص قانونِ احیاء سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ یا اگر اس کا کوئی دوست چاقو کی تیز دھار پر ہاتھ مارے تو یا تو ہاتھ کا گوشت دھار پر پڑنے سے پہلے ہی کسی سخت دھات میں تبدیل ہو جائے۔ یا چاقو کی دھار تیز ہونے کے باوجود ہاتھ کاٹنے سے انکار کر دے۔ لیکن اس شرط پر کہ سیبوں ناشپاتیوں۔ خربوزوں اور دیگر لذیذ پھلوں کو کاٹنے کے وقت اس کی تیزی پھر عود کر آئے۔

دراصل یہ لوگ قوانین قدرت کو موم کی ناک بنانا چاہتے ہیں۔ جو حسب منشاء ہر طرف مڑ سکے۔ ایک ہی وقت میں آگ جلائے اور نہ بھی جلائے۔ زمین کی کششِ ثقل قائم رہے اور مفقود بھی ہو جائے۔ دشمن تلوار کے گھاٹ اترتے جائیں۔ مگر دوست محفوظ رہیں۔ نہ ان پر توپ اثر کر سکے۔ نہ بندوق۔ الغرض وہ ایک نرالی دنیا بنانے کے متمنی ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا فیصلہ ہے۔ کہ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ (البقرہ ع ۴) تم کو اسی دنیا میں ایک مقررہ وقت تک رہنا ہو گا۔ اور جو قوانین میں نے جاری کئے ہیں۔ وہ تبدیل نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ان میں ترمیم کی جا سکتی ہے۔ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيلًا (فاطر ع ۵) تم چاہتے ہو۔ کہ نظام عالم تمہارے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن جائے۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ (المومنون ع ۴) اگر ہر ایک چیز کو تمہاری خواہشات کے سانچے میں ڈھال دیا جائے۔ تو دنیا و مافیہا میں سخت فساد برپا ہو جائے ؛

خاکسار:۔ محمد اسلم بی۔ اے رکن مجلس العلماء سلطان القلم ۔ قادیان

شہد کی مکھیوں کی پرورش کا نصاب

شہد کی مکھیوں کے فارم واقع رائیسون (کلو) میں شہد کی مکھیوں کی پرورش کی عملی تعلیم کے لئے ایک دو ماہہ نصاب ۹ راگست ۱۹۳۷ء سے شروع ہو گا۔ اس میں صرف ۲۵ طلبا کو شامل کیا جائے گا۔ ان طلبا کو ترجیح دی جائے گی۔ جو صوبہ ہذا کے پہاڑی علاقوں میں مکھیوں کی پرورش کو ایک صنعت کے طور پر اختیار کرنے کے خواہاں ہوں گے۔ دس آسامیاں سرکاری اور محکمہ امداد باہمی کے نامزدہ افراد کے لئے اور پانچ دیگر صوبوں اور ریاستوں کے لئے مختص رہینگی۔ ایسے اشخاص کو جو حقیقت میں کوآپریٹو سوسائیٹوں کے ممبر ہوں اپنی درخواستیں رجسٹرار کوآپریٹو سوسائیٹیز پنجاب لاہور کے ذریعہ بھیجنی چاہئیں۔ سرکاری اور محکمہ امداد باہمی کے نامزدہ افراد سے کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔ پنجاب کے دیگر طلبا سے نصاب کے لئے پانچ روپے اور دیگر صوبوں اور ریاستوں کے طلبا سے پندرہ روپے فیس لی جائے گی۔

طلباء کو اپنے قیام و طعام کا آپ بندوبست کرنا ہو گا۔ درخواستہائے داخلہ پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور کی خدمت میں اواخر جون ۱۹۳۷ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاقہ سندھ میں تبلیغ احمدیت

ماہ اپریل سے سندھ پراونشل انجمن نے کام شروع کیا ہے۔ اس لئے ابتدائی حالت کی وجہ سے تمام جماعتیں پراونشل سکرٹری تبلیغ کو ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھیجنے کی طرف ابھی تک متوجہ نہیں ہوئیں۔ بعض براہ راست مرکز کو رپورٹ بھیج دیتی ہیں۔ بہرکیف بیداری کے لئے کوشش جاری ہے جن چند جماعتوں کی طرف سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان کے کوائف درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

تبلیغ بذریعہ مبلغین

۱۔ مولوی محمد صالح صاحب ضلع میرپور تھرپارکر میں تبلیغ میں مصروف ہیں۔

۲۔ مولوی محمد مبارک صاحب نے وسط سندھ اور مشرقی سندھ کی احمدی جماعتوں کا دورہ کیا۔ روہڑی میں منتشر افراد کو اکٹھا کر کے انجمن بنانے کی تلقین کی۔ چنانچہ چوہدری محمد عبد اللطیف صاحب کو جماعت روہڑی کا جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ اپریل میں مولوی صاحب موصوف نے صوبہ ویرو۔ کمال ویرو۔ ٹانوری۔ چانڈیہ۔ لاڑائی۔ ٹھاروشاہ۔ باندھی وغیرہ مقامات کی احمدی جماعتوں کا دورہ کیا۔ اور تقریباً پندرہ ایسے مقامات میں پہنچے جہاں کوئی احمدی نہیں۔ ماہ مئی میں مولوی صاحب نے صوبہ ویرو۔ انور۔ جانانی۔ روہڑی سکھر۔ مدیجی۔ باڈہ مستن۔ بامری۔ اور بڈیارہ کی احمدی جماعتوں کا دورہ کیا۔ اس کے علاوہ نو ایسے شہروں میں پہنچ کر تبلیغ کی جہاں کوئی احمدی نہیں۔

۳۔ حکیم محمد موصیل صاحب مجاہد تحریک جدید بھی خوب ہمت سے کام میں مشغول ہیں آپ نے بارہ دیہات کا دورہ کیا۔ ۲۱۷ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ اور چند ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔

۴۔ میاں مسیح اللہ صاحب مجاہد تحریک جدید نے بیس دیہات کا دورہ کیا۔ تقریباً ۱۱۰ میل کا پیدل سفر کیا۔ متعدد ٹریکٹ تقسیم کئے

سکھر میں تبلیغ

سیکرٹری تبلیغ سکھر کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے۔ کل تعداد انصار اللہ پانچ ہے۔ ایک بار انصار اللہ کا جلسہ ہوا۔ تمام انصار اللہ نے وفد کی صورت میں ایک دن روہڑی شہر میں تبلیغ کی۔ قریباً چھ صد اشتہار اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ پندرہ غیر احمدی ایک غیر مبایع۔ دو ہندو۔ ایک عیسائی خاص طور پر زیر تبلیغ ہیں۔

رؤسا سے ملاقات کر کے تبلیغ کرنے کا پروگرام زیر عمل ہے۔ خدا کے فضل سے ایک تعلیم یافتہ بارسوخ شخص داخل سلسلہ ہوا۔

۲۴ مئی کو سیرت النبیؐ کے جلسہ میں احرار نے شجاع آبادی احسان احمد کو بلا کر احمدیت کے خلاف زہر پھیلانا چاہا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ان کی ناکامی کے سامان اعجازی رنگ میں پیدا کر دیئے۔ شکارپور میں ہندو مسلم فساد کی وجہ سے بمشکل پینتالیس ہزار کی ضمانت پر غیر احمدیوں کو جلسہ کی اجازت ملی۔ اس کے علاوہ پنجابی اور سندھی غیر احمدیوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ یہانتک کہ اخباری جنگ تک نوبت پہونچی۔ مولوی احسان احمد نے محفل کو خوش کرنے کے لئے سندھی زبان پر مخول اڑایا جس سے بعض سندھی گرم ہو گئے۔ بعد ازاں مجمع میں رنگ جمانے کے لئے لوگوں کو فضول رسموں کی تلقین کرتے وقت منہ سے طبلہ اور سارنگی بجائی۔ اور پھر ہاتھ اور پاؤں کے اشارے سے ناچ کی نقل اتاری۔ اس قسم کی حرکات سے مولانا پبلک کی نظروں سے گر گئے۔

محمود آباد فارم میں تبلیغ

ڈاکٹر احمد دین صاحب لکھتے ہیں یہاں تعداد انصار اللہ اٹھارہ ۱۸ ہے۔ انصار اللہ کے دو اجلاس ہوئے۔ اور انصار اللہ کے پانچ وفود نے محمود آباد فارم۔ نورو حمید آباد موضع برکت علی جنگلکا میں تبلیغ کی۔ چند ٹریکٹ تقسیم کئے۔

…ستن میں تبلیغ

ضلع لاڑکانہ سے مولوی حکیم ملک میر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کل تعداد انصار اللہ چھ ہے۔ میلاد النبی کا جلسہ کیا گیا۔ غیر احمدی کثرت سے آئے ڈاکٹر اخوند عبد العزیز صاحب۔ اور مولوی محمد مبارک صاحب مبلغ سلسلہ نے سندھی زبان میں مؤثر تقریریں کیں۔ غیر احمدیوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ غیر احمدی مولوی اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف نہیں کر سکتے۔ ایک تحریک جدید کا جلسہ بھی کامیابی سے ہوا۔ پانچ دیہات میں پیغام حق پہنچایا گیا۔ تین کس داخل سلسلہ ہوئے

کمال ڈیرہ میں تبلیغ

ماسٹر محمد بریل صاحب لکھتے ہیں۔ غیر احمدیوں نے میلاد النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقعہ پر دعوت دی۔ میں بھی شامل ہوا۔ وہاں گھوٹکی کے ایک عالم کو لوگوں نے میرے ساتھ تبادلۂ خیالات کے لئے کہا۔ مگر وہ آمادہ نہ ہوا ۔

محمد حسین خاں سیکرٹری
تبلیغ پراونشل انجمن احمدیہ
صوبہ سندھ

رگھوناتھ مندر کے متعلق عدالت کا فیصلہ

پشاور میں ہندو جس عمارت کو رگھوناتھ مندر قرار دیتے اور سکھ اسے اپنا گوردوارہ بتاتے ہیں۔ اس کے متعلق صوبہ سرحدی کے صیغہ جوڈیشنل نے حال میں جو فیصلہ دیا ہے۔ اور جس میں ہندوؤں کے اپیل کو نامنظور کر دیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

"حالات مقدمہ سے ہم پر یہ کامل طور پر ظاہر ہو گیا۔ کہ ۱۹۳۳ء تک کسی مندر کا کوئی وجود نہ تھا۔ کہ جس تعلق کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ اسی کے باعث محلہ کے ہندو باشندوں نے یہ خیال کرنا شروع کیا کہ وہ اس جگہ میں جس کے وہ اپنے آپ کو حقدار سمجھتے تھے اپنے مذہب کے مطابق اپنے لئے ایک عبادت گاہ قائم کریں۔ کیونکہ ان کی اکثریت تھی مسلمہ اور کامل طور پر یہ اصول قانون ہے۔ اور وکیل اپیلانٹان نے اس کی تردید نہیں کی۔ کہ اگر کسی عبادت گاہ کو کسی خاص شکل اور طریقہ میں استعمال کیا گیا ہے۔ تو اکثریت چاہے وہ کتنی ہی زبردست ہو۔ اس عبادت گاہ میں کوئی نئی بات پیدا نہیں کر سکتی۔ جبکہ اقلیت ایسی نئی بات کی مخالف ہو۔ ہم پیشتر ہی بتا چکے ہیں۔ کہ ۱۹۳۳ء کے قریب یا اس سے پہلے ہی مدعا علیہ نے کوئی ایسا کام شروع کیا ہے جس کے باعث دونوں قوموں کے درمیان نزاع پیدا ہو گیا۔ اور یہ کام ایک مندر کی تعمیر تھا۔ اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ فاضل ڈسٹرکٹ جج کا فیصلہ کہ اس عمارت میں سری گورو گرنتھ صاحب کا پرکاش کیا گیا تھا بالکل صحیح ہے۔ اور جیسا کہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ اب گرنتھ صاحب اس عمارت میں موجود نہیں ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سری گورو گرنتھ صاحب کو وہاں سے اٹھا دیا گیا۔ اور اسے مدعا علیہ نے دور کر دیا۔ ہم فاضل ڈسٹرکٹ جج کے ساتھ اتفاق رائے کرتے ہوئے یہ بھی تجویز کرتے ہیں۔ کہ عمارت کی بنیاد ڈلوانے کے وقت سے اس دھرم شالہ میں کوئی ٹھاکر دوارہ یا ہندو مندر نہیں تھا۔ اور یہ کہ ہندو مندر کی حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے ہمیں یہ کامل طور پر معلوم ہو گیا کہ اس دھرم شالہ کا مینجر ہمیشہ سے ہندو رہا۔ اس لئے ہمیں اس کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کہ ہم مدعی کی اس درخواست کو منظور کر لیں۔ کہ انتظام کی غرض سے ایک سکھ کمیٹی مقرر کی جائے۔ اس امر واقعہ سے قطع نظر کر کے کہ یہ عمارت عبادت کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ یہ بھی قابل قبول بات ہے کہ وہ سوشل کام میں بھی لائی جاتی تھی یعنی یہ کہ اہل محلہ اسے شادیوں اور اموات کے کام میں بھی لاتے تھے

376

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فریقین کے درمیان اس وقت جذبات کی جو حالت ہے اس کی موجودگی میں ایک سکھ کمیٹی کا تقرر ہندوؤں کو اس عمارت کے استعمال کرنے سے ضرور محروم کر دے گا۔ مدعا علیہ کے خلاف ایک مینجر کی حیثیت سے کوئی مالی غبن یا انتظامیہ بد دیانتی نہ بیان کی گئی۔ اور نہ ثابت کی گئی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس نے عمارت میں بعض تبدیلیاں کرنے کے لئے کوشش کی۔ لیکن ہماری رائے میں اس کا یہ سچا یقین تھا۔ کہ چونکہ وہ محلہ کی اکثریت کا قائم مقام تھا۔ اسے اس کا حق حاصل تھا۔ کہ وہ ان کے لئے ایک خاص اور الگ عبادت گاہ قائم کرے۔ اس کا سچا عقیدہ اور نیک نیتی غلطی پر مبنی تھی۔ جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں۔ لیکن اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ اس قابل نہیں ہے کہ اور زیادہ عرصہ تک مینجر کی آسامی پر رہے۔ مقدمہ کے حالات کے لحاظ سے فاضل ڈسٹرکٹ جج کی صادر کی ہوئی ڈگری ایک معقول طریقہ میں دونوں فریق کے حقوق کی حفاظت کرتی ہے۔ اس لئے ڈگری ہم بحال رکھتے ہیں۔ اور اپیل اور اس کے بالمقابل اعتراضات نامنظور کرتے ہیں "

میں نے صرف یہ کہا تھا کہ اگر وزرا اور گورنروں کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو جائیں۔ (جو مجھے امید ہے کہ شاذ و نادر ہوں گے) تو بہتر یہ ہے۔ کہ دونوں پارٹیوں کو اس سوال پر آزادانہ غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا کارروائی کی جائے نہ کہ گورنر اس اقرار پر جو پہلے کیا گیا ہو قائم رہیں۔ اور وزرا کو فوراً برخاست کر دیں۔ یا انہیں استعفے دینے کے لئے کہیں۔ خواہ اختلاف کی نوعیت کیسی ہو۔ نئے ایکٹ کے ماتحت صوبجاتی حکومت کی نوعیت کے دو مختلف خیال ہیں۔ ایک طبقہ کا یہ خیال ہے کہ آئندہ گورنروں کا کام محض یہ ہوگا۔ کہ وہ تاڑتے رہیں کہ کسی طرح وزرا کے کاموں میں دخل دے سکیں دوسرے طبقہ کا یہ خیال ہے کہ گورنر اور وزرا ایک مشترکہ کام میں حصہ دار ہیں۔ سوائے محدود امور کے جنہیں اچھی طرح واضح کیا گیا ہے۔ وزرا کو کنٹرول کے تمام اختیارات حاصل ہیں۔ جہانتک خاص ذمہ واریوں کے دائرہ کا تعلق ہے گورنر کی نہ صرف یہ خواہش ہوگی بلکہ اسے یہ حق ہوگا۔ کہ وہ وزرا کے ساتھ آزادانہ طور پر تبادلہ خیالات کرتے ہوئے دیکھے کہ اس کے اور وزرا کے درمیان اختلاف کی کیا وجوہات ہیں پہلے طبقہ کی نظروں میں گورنر کا رویہ لازمی طور پر مخالفانہ ہوگا اور وہ الگ تھلگ رہے گا۔ دوسرے طبقہ کی نظروں میں گورنر کا رویہ دوستانہ اور ہمدردانہ ہوگا۔ میرا بھی نقطۂ نگاہ ہے۔ جو دوسرے طبقہ کا ہے

وزیر ہند نے گاندھی جی کے بیان پر کیا کہا

صلح کی پیشکش کو ٹھکرایا نہیں گیا

لنڈن ۱۱ جون یونیورسٹی کنزرویٹو ایسوسی ایشن آکسفورڈ میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے کہا کہ ہندوستان میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ہاؤس آف لارڈز میں ۸ جون کو آئینی پوزیشن کی جو وضاحت میں نے کی تھی وہ مہاتما گاندھی کی طرف سے صلح کی پیشکش کو ٹھکرانے کے مترادف ہے۔ یقیناً میرا ہرگز ایسا کوئی ارادہ نہیں اور میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ میری تقریر کا یہ مطلب کس طرح سمجھا گیا ہے

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ سلطان ولد لعل ذات ارائیں سکنہ تاہلی بھٹیاں تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۱/۷/۳۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۳۷ء۔ دستخط: چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء۔

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شہامد ولد فتو ذات سرہانہ سیال سکنہ منصور سیال تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۳۰/۷/۳۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳۰ ماہ اپریل ۱۹۳۷ء دستخط چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ اگرہ ولد علی و محمد ولد اگرہ ذات کھوکھر سکنہ کلیرے تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے ۳۰/۷/۳۷ بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۳۰/۷/۳۷ مورخہ ۳۰/۷/۳۷ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۳۷ء دستخط: چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ شاہ بیگ ولد قائم ذات سوئیا سکنہ ۴۸۵ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے ۳۱/۷/۳۷ بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۳۱/۷/۳۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۵/۵/۳۷ دستخط: چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ محمد وارث ولد فتح دین ذات دوہاون سکنہ نکھیانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے ۳۱/۷/۳۷ بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۲۱/۷/۳۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۱۷/۴/۳۷ دستخط: چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

بیکار نوجوانوں کیلئے موقع

احمدی تعلیم یافتہ دوستوں میں بڑھتی ہوئی بیکاری کو دیکھکر ہماری پرفیومری نے یہ ارادہ کیا ہے۔ کہ ان بیکار نوجوانوں کو جو یہ کام کرنا چاہیں۔ موجودہ زمانے کی خوشبویات وغیرہ مثلاً چہرے پر لگانے کی کریمیں۔ بالوں میں لگانے کے بے چکنائی کے مرکبات۔ پوڈر۔ تیل۔ سینٹ۔ صابن وغیرہ بنانے کے طریقے مفت۔ بذریعہ ڈاک یا دوسری طرح سکھائے۔

پرفیومری کے مالک آج سے دو سال پہلے باہر نکلے اور اپنے اس علم سے جو انہوں نے کالج کی لیبارٹری میں حاصل کیا تھا۔ ادنٰے پیمانہ پر بمبئی میں کام شروع کیا۔ اور خدا کے فضل سے آج اچھے خاصے طریقے سے اپنا کاروبار چلا رہے ہیں۔ مختلف چیزوں کے بنانے کے نسخے اور ہدایات جوابی لفافہ آنے پر ہر جماعت کے صرف ۲ افراد کو بھیجی جا سکتی ہیں۔ تاکہ مارکٹ خراب نہ ہو۔ لیکن حیلہ اور دیا سیکھنے والوں کو اپنے شہر کے دوا فروشوں سے خود اپنے خرچ پر خریدنا ہوں گی۔

THE VIENNA PERFUMARY PRODUCTS

24; PIRKHAN 4 TP

ST. NEW NOP PADA

BOMBAY 8.

قادیان میں دوکانوں کے خریداروں کو خوشخبری

اکثر احباب دریافت کرتے رہتے ہیں۔ کہ دکانوں کے لئے کوئی زمین قابل فروخت ہو تو ہمیں اطلاع دی جائے۔ اب ایک موقع نکلا ہے۔ اڈہ خانہ اور کارخانہ ہوزری کی طرف جہاں کم و بیش ۵۰ فٹ کی سڑک کا نیا شاندار بازار بن رہا ہے۔

۸ دکانیں ۵۰ فٹ کی سڑک پر اور ۳ دکانیں بیس فٹ کی سڑک پر نیز ان دوکانوں کے پیچھے ایک احاطہ بھی قابل فروخت ہے۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بحوالہ ریزولیوشن ۱۵۰ غ م / ۲۱-۹-۳۶ اس جائداد کو نیلام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ جائداد بہت قیمتی اور با موقعہ ہے۔ لہٰذا یہ فائدہ مند جائداد موقعہ پر ۲۰ رجون کو منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان بوقت ۵ بجے شام نیلام کرینگے۔ زر نیلام کا [illegible] حصہ فوراً وصول کیا جائے گا۔ اور بقیہ [illegible] حصہ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر وصول ہوگا۔ خواہشمند اصحاب ٹھیک وقت مقررہ پر پہنچکر بولی دیں۔ ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

باسمہ سبحانہ

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کیلئے بھی ہیں!

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور مقوی دوائیں جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں۔ دوسرے موسم میں نہیں کرتیں۔ ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر کلیتہً صحیح نہیں۔ کیونکہ گرمی کے موسم کیلئے بھی ایسی دوائیں ہیں جنہیں جسمانی قوتوں کی پرورش کیلئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے گرمی اور برسات کے موسم میں اسی قدر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے جس قدر کہ موسم سرما میں ہماری مفرح یاقوتی مار الحم خاص فرسیو سا حب روح الذہب۔ نبیذ عنبی وغیرہ پہاڑی علاقوں اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کے استعمال کے لئے موسم کی کوئی قید نہیں۔ ہاں گرم موسم گرم آب و ہوا گرم مزاج اشخاص کے لئے یہ صرف سردیوں میں استعمال ہو سکتی ہے۔ گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کے لئے ہماری عنبرین اور خمیرہ زمردی ایک خاص اور ممتاز تحفہ ہے۔

عنبرین

شادی اور شادمانی کیلئے زندگی بخش جام — ایک نئی اور عجیب سائنٹیفک ایجاد

عنبرین کے اجزا بہت قیمتی ہیں۔ یہ طیور کے دماغ انکے نخاع انثیین اور بیش قیمت ادویہ عنبر کیلسیم۔ گلیسر۔ فاسفیٹ اور وٹیمین جوہر حیاتین) کی سائنٹیفک روح ہے اعضاء رئیسہ ارواح کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصلی کام ہے۔ آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہکر بھی دماغ کو قوی جوانی کو قائم اور صحت کو بحال رکھ سکتے ہیں۔ یہ قلیل مقدار میں ایک چمچہ چائے کے برابر شربت کے طور پر دودھ میں ملا کر پی جاتی ہے۔ گرمی کے موسم میں جو لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈ ھتے ہیں۔ جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے۔ اور مقوی بھی ہو۔ یہ دوا ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی ہے۔ اور خاص طور پر انہیں کے لئے ہے۔ اس حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز نہاں ہے جلدی ہی آپ میں زندہ دلی اور قوت انسانی پیدا ہو جائیگی۔ عنبرین کے چند دن کے استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور خوش و خرم محسوس کرنے لگیں گے۔ ضعف کمزوری اختلاج قلب ضعفِ دل۔ عصبی کمزوری۔ تکان دماغی ضعف سر بھاری رہنا۔ نیند نہ آنا۔ لاغری گردہ ضعف وغیرہ کیلئے یہ اکسیر اعظم ہے۔ نفیس لذیذ۔ خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے۔ دماغی کام کرنے والے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تر و تازہ کرتی ہے۔ اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی۔ دماغ کے علاوہ دل کو بھی بہت قوت دیتی ہے قیمت فی شیشی جو ایک ماہ کیلئے کفایت کرتی ہے چار روپے آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک

خمیرہ زمردی

اس زمردی عنبری جواہری خمیرے میں دل و دماغ جگر اور تمام اعضائے رئیسہ کی قوت کیلئے فرحت دینے والے میووں اور پھلوں کا عرق نکا لکر اور اس کے ساتھ نفیس اور مناسب دواؤں کا جوہر کھینچکر تمام قیمتی جواہرات موتی عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان لعل یشب کافوری ورق نقرہ زہر مہرہ خطائی ورق طلاء وغیرہ کی آمیزش کی گئی ہے۔ اور اس کا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے۔ اس کی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور کر کے قلب اور دماغ میں ٹھنڈک فرحت اور قوت پیدا کرتی ہے۔ دماغ تر و تازہ رہتا قوت بڑھتی طبیعت شاداں دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا رہتے ہیں۔ دل کی دھڑکن۔ کمزوری بے چینی گھبراہٹ قلق و اضطراب کم طاقتی کیلئے یہ دوا تاثیر کا طلسم ہے۔ چنانچہ دل کا اچھلنا نبض کا زور سے چلنا سینے کا جلنا اس سے موقوف ہو جاتا ہے۔ دل کے علاوہ امراضِ دماغی پر اس کا نہایت شاندار اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ سر کا چکرانا دماغ بھاری رہنا۔ دماغی توحش اور دیگر دماغی عوارض اس کے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی معدہ و دیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس سے خاص تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ کثرت خون حیض قے کثرت عطش اور دیگر نسوانی عوارض میں بھی ایک نہایت ہی اعلےٰ درجہ کی مفید شے ہے۔ جس کو دور حاضرہ کی تمام عالمگیر دماغی ذہنی قلبی تکالیف کیلئے ہم نہایت فخر کے ساتھ بطور تحفہ پیش کرتے ہیں۔ آپ گرم آب و ہوا اور گرم ملک میں رہ کر بھی ہر قسم کی وبائی دماغی قلبی جسمانی امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ خوراک ۲ ماشہ قیمت فی شیشی جس میں پانچ تولہ دوائی ہوتی ہے تین روپے بارہ آنہ (۳/۱۲)

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

377
Digitized by Khilafat Library Rabwah

حب اٹھرا (دوائی اٹھرا) رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تے۔ بیچش درد پسلی۔ یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا دکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کیلئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے۔ علاوہ محصولڈاک المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان پنجاب

تلاش

منشی محمد سلطان صاحب کاتب قادیان جو آج کل تلاش روزگار میں باہر گئے ہوئے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے بیوی بچے اخراجات کی تنگی کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ فوراً اس طرف توجہ کریں۔ اور اخراجات کے لئے کافی رقم ماہوار باقاعدہ ارسال کیا کریں۔ اگر کسی دوسرے دوست کو ان کا پتہ ہو۔ تو ان کے پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرما دیں۔ ناظر امور عامہ

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ اٹھوال

حسب معمول امسال بھی جماعت احمدیہ اٹھوال کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ جون ۱۹۳۷ء کو منعقد ہونا قرار پایا ہے مولوی عبدالرحیم صاحب نیر میجک لینٹرن کے ذریعہ دلچسپ لیکچر دینگے۔ علاوہ ازیں اور بھی سلسلہ کے بزرگوں کی آمد کی توقع ہے۔ احباب جماعتہائے ضلع گورداسپور کثرت سے شریک جلسہ ہو کر مشکور فرما دیں۔ نیز ۲۱-۲۲ جون کو موضع سہاری میں بھی جلسہ ہوگا۔

خاکسار۔ محمد رمضان انور سیکرٹری تبلیغ

حصہ وصیت کی ادائیگی

مسماۃ طالعہ بی بی بیوہ شیخ احمد الدین صاحب مرحوم سکنہ اروائی ضلع گوجرانوالہ نے بموجب تحریک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنا حصہ جائیداد مبلغ ۶۷ روپے یکمشت ادا کر دیا ہے۔ دوسرے موصیوں کو بھی اس کار خیر کی طرف جلد توجہ کرنی چاہیئے۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

قادیان میں مکان بنانے کا نادر موقعہ

محلہ دارالبرکات قادیان میں جو ریلوے اسٹیشن کی طرف واقعہ ہے۔ بہت سے دوست وہاں مکان بنانے کیلئے زمین خرید کرنے کے خواہشمند تھے۔ اب محلہ دارالرحمت میں ریلوے اسٹیشن کی طرف چند قطعات جو کنال کنال کے تجویز کئے گئے ہیں۔ قابل فروخت ہیں۔ یہ قطعات صرف انہی دوستوں کو دئے جائیں گے۔ جن کی طرف سے درخواست خریداری بمعہ قیمت کے پہلے آ دے گی۔ ہر قطعہ کے ساتھ دو دو راستہ تجویز کئے گئے ہیں۔ یہ قطعات بہت باموقعہ ہیں۔

تفصیل قیمت حسب ذیل ہوگی

۱۔ جس قطعہ کے ملحق دو راستے ۱۰-۱۰ فٹ کے ہونگے۔ اس قطعہ کی قیمت ۴۰۰ روپے فی کنال۔

۲۔ جس قطعہ کے ملحق دو راستے ایک ۱۰ فٹ کا اور ایک ۲۰ فٹ کا ہوگا۔ اسکی قیمت ۴۲۵ روپے فی کنال۔

۳۔ جو قطعہ ۲۰-۲۰ فٹ کے دو راستوں پر واقعہ ہوگا اسکی قیمت ۴۵۰ روپے فی کنال ہوگی

خرید کرنے والے اصحاب فوراً مندرجہ بالا اعلان کے مطابق درخواست خریداری اور معہ روپیہ بھجوا دیں۔ صدر انجمن سے منظوری حاصل ہونے پر اپنے دوستوں کو سند فروخت اراضی اور قبضہ موقعہ پر دیدیا جائیگا۔ جو دوست رجسٹری یا انتقال کرانا چاہیں وہ اپنے خرچ پر کر سکتے ہیں۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مگر مرض دمہ سے تو خدا کی پناہ کیونکر ایسا ظالم مرض ہے کہ اس کی وجہ سے نہ اٹھتے نہ بیٹھتے نہ سوتے نہ جاگتے نہ چلتے نہ پھرتے حتیٰ کہ انسان کو کسی پہلو چین نہیں آتا۔ ہم نے سالہا سال کی محنت شاقہ اور وسیع تجربہ کے بعد اکسیر دمہ کی دوا تیار کی ہے۔ جو انشاء اللہ زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ کے استعمال سے اس ظالم مرض سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔ جس نے ایک دفعہ استعمال کی وہ ہمیشہ کے لئے گرویدہ ہو گیا۔

قیمت صرف تین روپے ——— محصولڈاک علاوہ

ملک شیر محمد خاں صاحب رئیس کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ جلسہ سالانہ پر جو میں آپ سے اکسیر دمہ اور اکسیر البدن و اکسیر اکبر لایا تھا ان کے استعمال سے میں حیران ہوتا ہوں کہ یہ نسخے آپ نے کہاں سے حاصل کئے تھے۔ اگر میں پورا پورا بیان کردوں تو انشاء اللہ فلک بھی سربسجود ہو جائے۔ ان کی بے نظیر خوبیاں صرف استعمال سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ آپکی ان ادویہ سے بجھتی ہوئی شمع بھی بفضل خدا پوری طاقت سے منور ہو جاتی ہے۔ آپ کی محنت اور سعی پر بیاختہ جزاک اللہ احسن الجزاء کے الفاظ نکلتے ہیں۔ جلسہ پر جو تکلیفات زبانی بیان کی گئی تھیں ان ادویہ سے وہ سب دور ہو گئیں۔ اور اب میں پوری صحت کیساتھ ہشاش بشاش ہوں۔ **سید حسین صاحب بانکا ضلع بھاگلپور** سے لکھتے ہیں کہ:- آپ کے ہاں سے کسی ایک شخص نے اس جگہ دمہ وغیرہ کی دوائیں منگوائیں۔ خدا کے فضل سے سب کو آرام ہو گیا۔ آپ کی ادویات واقعی بے نظیر ہیں۔ سب استعمال کرنے والے بہت تعریف کر رہے ہیں۔ لہذا اب اور حسب ذیل ادویہ بذریعہ وی۔ پی جلد بھیج دیجئے۔

ملنے کا پتہ:-

منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بریلی ۱۲؍جون گذشتہ شب یہاں سخت طوفان بادوباران آیا۔ شہر میں بالکل تاریکی چھاگئی۔ کئی درخت گر گئے۔ متعدد مویشی ہلاک ہوئے اور کئی اشخاص مجروح ہوئے۔

شملہ ۱۲؍جون وزیرستان کی صورت حالات کے متعلق ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رزمک کے نواحی علاقے میں اٹھارہ اشخاص پر مشتمل ایک گروہ نے غیر فوجی لاری پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ بنوں بھٹانی جرگہ جسے ضلع بنوں کے ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کرنے کے لئے طلب کیا گیا تھا ابھی تک نہیں آیا اور نہ قبائل نے عمر تاتار خیل سے اغوا کردہ تین لڑکیوں کی واپسی کے متعلق حکومت کی طرف سے شائع شدہ احکام کی تعمیل کی ہے۔

لاہور ۱۲؍جون جھنجھہ سٹیشن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ رات کے دو بجے مسلح ڈاکوؤں کی ایک جماعت نے جھنجھہ ریلوے سٹیشن پر حملہ کر دیا۔ اور تالے توڑ کر ۱۳۲ روپے ۵ آنے لے کر بھاگ گئے معاملہ پولیس کے زیر تفتیش ہے۔

نئی دہلی ۱۲؍جون گذشتہ ہفتہ دہلی میں چیچک کا زور رہا آٹھ وارداتوں میں سے چھ مہلک ثابت ہوئیں۔

لنڈن ۱۲؍جون مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یورپ میں بین الاقوامی کشیدگی گذشتہ سال کی نسبت کم ہو گئی ہے۔ لیکن حالات کو روبہ اصلاح کرنے کے لئے اس کشیدگی کو اور زیادہ کم کرنا چاہیئے۔ حکومت برطانیہ کی سب سے بڑی کوشش یہی ہوگی کہ امن کو برقرار رکھنے کے لئے ہر ممکن ذرائع استعمال کئے جائیں۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

شملہ ۱۲؍جون سرکاری کمیونک شائع ہوا ہے کہ جنوبی وزیرستان میں صورت حالات پرسکون ہے۔ مگر شمالی وزیرستان میں فقیر ایپی اور اس کے بھائی نے وزیریوں کو مشتعل کر دیا ہے۔ اور وہ برطانوی دستوں پر حملہ کرنے اور ٹیلیگراف کی تار کاٹنے کے لئے موقعہ کی تلاش میں ہے۔

کراچی ۱۲؍جون شکارپور سے اطلاع موصول ہوئی کہ وہاں ایک اور مسجد میں قرآن مجید کے اوراق جلے ہوئے پائے گئے۔ اطلاع ملنے پر پولیس فوراً وہاں پہنچ گئی اور پہرہ مقرر کر دیا گیا۔ تاکہ کوئی ناخوشگوار واقع ظہور پذیر نہ ہو۔

لکھنؤ ۱۱؍جون مسٹر موہن لال سکسینہ نے ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ شملہ میں عام طور پر یہ مشہور ہے کہ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے دو ممبروں نے دھمکی دی ہے کہ اگر وائسرائے نے گاندھی جی کو تبادلہ خیالات کے لئے طلب کیا۔ تو وہ مستعفی ہو جائیں گے۔

لاہور ۱۲؍جون آل انڈیا اچھوت کانفرنس کا ایک خاص اجلاس جولائی کے تیسرے ہفتہ میں لاہور میں منعقد ہوگا۔ جس میں تبدیلی مذہب کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے غور و فکر کیا جائیگا۔

لکھنؤ ۱۲؍جون ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات یوپی نے اخبارات کے نام ایک بیان شائع کرتے ہوئے واضح کیا ہے۔ کہ یہ خبر کہ یوپی کی کابینہ میں تعطل کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ غلط ہے۔

لاہور ۱۲؍جون پرتاپ ۱۲؍جون لکھتا ہے کہ روزنامہ "سیاست"

اور اس کے پریس کی ضبطی ضمانت کے احکام جاری ہو چکے ہیں۔ آجکل تعمیل ہونے والی ہے۔

ناگپور ۱۲؍جون سی۔ پی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر کھارے نے ۲۷ ممبران اسمبلی کے دستخطوں سے ایک خط گورنر سی۔ پی کو بھیجا ہے جس میں موجودہ وزارت پر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ دستخط کنندگان میں سے ۲۷ کانگریسی ہیں۔ اور پانچ دیگر۔

الہ آباد ۱۲؍جون آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سیکرٹری آچاریہ کرپلانی نے صوبہ سرحد کے واقعات کے متعلق ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ ہندو مرد اور عورتوں کے اغوا سے وزیریوں کا کوئی تعلق نہیں وزیریوں کی یہ جنگ فوجی اقدامات کے خلاف ہے۔ اس میں ہندو مسلم سوال پیدا نہیں ہوتا

لاہور ۱۲؍مئی کل شاہی مسجد لاہور میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی ظفر علی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ گاندھی جی اور دیگر کانگریسی لیڈر پندرہ نمائندے چنیں۔ اور پندرہ نمائندے مسلمانوں کے طلب کر کے ایک مشترکہ کانفرنس منعقد کریں۔ جو ہندوستان کی آزادی کے مسئلے پر غور کرے۔ مزید کہا۔ ہم کو ہندوؤں نے مجبور کر دیا ہے کہ ہم انگریز سے موالات کریں۔ ورنہ مسلمان اور موالات دو متضاد چیزیں ہیں۔

ایبٹ آباد ۱۲؍جون حکومت کی سرحدی پالیسی کے متعلق سردار اورنگ زیب خاں ایم۔ ایل۔ اے نے ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اس وقت وزیرستان کے اقدامات میں ۲۵ ہزار سپاہی مصروف ہیں۔ اور اس پر کئی لاکھ روپے روزانہ خرچ ہوتے ہیں۔ انہوں نے وزیرستان کی شورش کو دور کرنے کے لئے تجویز پیش کی "کہ موجودہ الاؤنس کی بجائے گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ اس علاقہ میں وہاں کے حالات کے مطابق ایسے کام شروع کر دے جس کے ذریعہ لوگ ایمانداری سے روزی کمائیں اس ضمن میں انہوں نے مقتدر ہندو اور مسلمان رہنماؤں کو دعوت دی ہے کہ وہ کوئی صحیح اور مفید مشورہ پیش کریں۔

امرتسر ۱۲؍جون گیہوں حاضر تین روپے ایک آنہ۔ نخود حاضر دو روپے ۵ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے سے ۹ روپے تک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے۔ اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ۱۲ آنے ہے

لنڈن ۱۲؍جون "مانچسٹر گارڈین" اپنے مقالہ افتتاحیہ میں موجودہ آئینی پوزیشن پر بحث کرتا ہوا لکھتا ہے اب وقت آ گیا ہے کہ اسمبلیوں کے اجلاس منعقد کئے جائیں۔ اور کانگریس سے براہ راست گفت و شنید کی جائے۔

شملہ ۱۲؍جون گذشتہ طوفان کی وجہ سے جو اس ہفتے شمالی ہند میں آیا تھا ٹیلیگراف کے تاروں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ شملہ اور دہلی کے درمیان تاروں پر خاص طور پر اثر ہوا ہے۔ لاہور اور کلکتہ کے تاروں کی ترسیل میں انیس گھنٹے کی تاخیر عمل میں آئی ہے۔

لاہور ۱۲؍جون خان بہادر میاں احمد یار خاں دولتانہ چیف سیکرٹری اتحاد پارٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس کے دوران میں وہ لکھتے ہیں کہ لاہور کے بعض اخبارات اتحاد پارٹی کے متعلق بعض جھوٹی خبریں شائع کر رہے ہیں ان خبروں کی مثالیں پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کیا یہ اخبارات جو پہلے ہی پریس پر پابندیوں کی شکایت کرتے ہیں۔ اس قسم کی حرکات سے ان قیود کو رفع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی